OPEN ACCESS
ACTA ISLAMICA
ISSN (Print): 2411-7315
ISSN (Online): 2791-0067
https://aisbbu.com/

تقریری حدیث کی عصری معنویت
(احکام طہارت کا اختصاصی مطالعہ)
The Contemporary Significance of Prophetic Narrations
(A Specialized Study of the Laws of Purity)

Malik Kamran Ali
PhD Scholar, Department of Islamic & Religious Studies, Hazara University Mansehra, Pakistan.
Email: m.m.kamranaliiiui.edu@gmail.com

Dr. Shahid Amin
Associate Professor, Chairperson, Department of Islamic & Religious Studies, Hazara University Mansehra, Pakistan.
Email: shahidaminn@live.com

Abstract

While it is evident that the Prophet Muhammad's words and actions are a primary source of Islamic law. However, his silence, smiles, gestures, or confirmations also serve as a source of Islamic laws. This is a clear example of the miraculous nature of the Prophet's traditions, which are often referred to as the third type of Hadith, or 'Taqriri Hadith.' Given that it would be against the Prophet's prophetic mission to remain silent about an unlawful act, his silence is a sign of the act's permissibility.

After the Quran, the Prophet's traditions are the second most important source of Islamic law. These traditions often explain or elaborate on the rulings found in the Quran, or establish new rulings that are, in fact, applications of Quranic principles. Scholars and researchers have tirelessly worked throughout history to preserve and protect these traditions, ensuring that there are no gaps for Orientalists or those who deny the authenticity of Hadith to exploit. Islam is inherent to human nature. Humans naturally understand purity and cleanliness as a source of honor and glory, as it is a noble and commendable act. Islam emphasizes purity and cleanliness. In other divine revelations, the Prophet ﷺ was instructed to keep his clothes clean. Some of the Companions of the Prophet used to be lax in performing istinja (cleaning after using the toilet) and would often use water for this purpose. Allah Almighty praised them specifically in Surah At-Tawbah of the Qur'an. The Noble Prophet ﷺ, declared purity to be half of faith. Similarly, there are warnings for neglecting purity and cleanliness. The blessed saying of the Prophet ﷺ is: "Generally, the punishment of the grave is due to not avoiding urine." On such an occasion, you ﷺ said: "The angels of mercy do not enter a house where there is an impure (junubi) person. This is why many scholars of Fiqh and hadith start their books with the chapter on purification (Taharah). Therefore, this research article will first provide a specialized study of the rulings on purity (Taharah) in the light of the sayings (hadith) of the Prophet ﷺ.

This research article aims to fill one such gap by discussing taqriri hadiths related to (Tahara) purity, highlighting their importance in contemporary Islamic practice.

Keywords: Taqriri hadiths, Quran, Orientalists, Islamic law, Purity.

تقریری حدیث کی عصری معنویت
(احکام طہارت کا اختصاصی مطالعہ)

تعارف

رسول اکرم ﷺ کے اقوال وافعال سے شرعی احکامات کا ثبوت تو عیاں ہے، لیکن آپ ﷺ کے خاموش رہنے، مسکرا دینے، اشارہ کرنے یا تصدیق کر دینے سے بھی احکامات کا ثابت ہونا احادیث نبویہ ﷺ کے اعجاز کی ایک منہ بولتی مثال ہے۔ جسے حدیث کی تیسری نوع 'تقریری حدیث' کہا جاتا ہے۔ چونکہ نبی اکرم ﷺ کا کسی ناجائز کام کو دیکھ کر خاموش رہنا منصب نبوت کے منافی ہے اس لیے آپ ﷺ کی خاموشی اس کام کے جائز ہونے کی علامت ہے۔ قرآن کریم کے بعد مصادر شرعیہ میں سے دوسرا بڑا اور اہم مصدر حدیث نبوی ﷺ ہے۔ جو قرآن کریم سے ثابت ہونے والے احکامات کی تفسیر و تفصیل یا کسی نئے حکم کی تشریع کرتی ہیں جو حقیقت میں قرآن کریم ہی کی عملی تطبیق ہے۔ علماء کرام اور محققین حضرات نے ہر دور میں حدیث نبوی ﷺ کی متنوع خدمت کی ہے تاکہ نصوص شرعیہ کی حفاظت میں کوئی کوتاہی نہ رہے اور ان میں نقض واعتراض کرنے والے مستشرقین یا منکرین حدیث کے لیے کوئی خلاء پر ہوئے بغیر نہ رہے۔

چونکہ دین اسلام عین فطرت ہے۔ اور انسانی فطرت پاکیزگی (طہارت) اور نظافت کو سرمایہ عزوافتخار سمجھتی ہے کیونکہ یہ ایک عالی عمل اور انسان کے لیے قابل تعریف ہے۔ اسلام طہارت اور صفائی کی بڑی تاکید کرتا ہے، دوسری وحی الہی میں حضور اقدس ﷺ کو کپڑے پاک رکھنے کا حکم دیا گیا۔[1] بعض صحابہ کرام استنجاء کرنے میں ڈھیلا اور پانی کا استعمال کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم کی سورت توبہ میں باقاعدہ ان کی تعریف فرمائی۔[2] سرور کونین آقائے نامدار ﷺ نے پاکیزگی کو آدھا ایمان فرمایا ہے۔[3] اسی طرح پاکیزگی اور نظافت کا اہتمام نہ کرنے پر مختلف وعیدیں بھی ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ: "عام طور پر عذاب قبر پیشاب سے نہ بچنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔[4] ایسے ہی ایک موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ: "جس گھر میں ناپاک (جنبی) شخص ہو وہاں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے"۔[5] یہی وجہ ہے کہ اکثر فقہاء و محدثین حضرات اپنی کتب کا آغاز طہارت (پاکیزگی) سے کرتے ہیں۔ چنانچہ اس تحقیقی آرٹیکل میں اول وہلہ میں تقریری حدیث کی روشنی میں احکام طہارت (پاکیزگی) کا اختصاصی مطالعہ پیش کیا جائے گا۔

سابقہ تحقیقات کا جائزہ

"احادیث تقریرات النبیﷺ فی کتاب الصلوۃ من الصحیحین" کے عنوان سے فائزہ بنت احمد بن مریع آل مرید القحطانی ایک تحریر عربی میں موجود ہے۔ جامعہ اسوط سے جمالات معروف محمد احمد نے اپنا ایم فل مقالہ بعنوان "السنة التقريرية عند الفقهاء و تطبيقاتها عند المذاهب الأربعة فی الابواب العبادات" لکھا ہے۔ "تقریرات الرسولﷺ ودلالتها على الأحكام" کے عنوان پر صالح ایاد محمد راشد نے آل بیت یونیورسٹی اردن سے ایم فل کا تحقیقی مقالہ لکھا۔ "التخصيص بالتقرير عند الاصوليين و تطبيقاته الفقهية" ڈاکٹر احمد محمد بیومی الرخ کی کتاب ہے۔ محمد امجد نے ایک آرٹیکل "القلم" جریدے میں "اصولیین اور سنت تقریریہ۔ حقیقت اور حجیت" لکھا ہے۔ لیکن ان تمام تحریرات میں تقریری حدیث کے اصولی مباحث سے متعلق لکھا گیا ہے۔ ماسوا اولین کے: کہ ان میں نماز اور صرف عبادات کے ابواب سے متعلق احادیث کو مختصراً ذکر کیا ہے۔ جب کہ اس آرٹیکل میں ان اصولی مباحث سے احتراز کیا گیا ہے اور تقریری حدیث کا متن، ترجمہ اور اس سے مستنبط عصری مسائل کو ذکر کیا ہے۔

بنیادی سوالات

1۔ تقریری حدیث کسے کہتے ہیں؟

2۔ پاکیزگی (طہارت) اور ناپاکی (نجاست) سے متعلق بھی تقریری احادیث ہیں؟

3۔ وضوء وغیرہ سے متعلق مسائل کا حل تقریری احادیث کی روشنی میں کیا جاسکتا ہے؟

منہج تحقیق

1۔ چونکہ موضوع کا تعلق احادیث نبوی ﷺ سے ہیں لہذا حدیث کی امّھات الکتب کا مطالعہ کر کے تقریری احادیث کو جمع کیا ہے۔

2۔ عصری مسائل کے استنباط کے حوالے سے تمام فقہی مذاہب کی کتب فقہ سے استفادہ کیا گیا ہے۔

3۔ اگر کسی مسئلہ سے متعلق ائمہ کرام کے اقوال مختلف ہیں تو مختصراً انہیں بیان کیا ہے۔

4۔ موضوع سے متعلق مواد تک رسائی کے لیے مجموعی طور پر عربی مواد سے استفادہ کیا گیا ہے اور کچھ اردو سے بھی کیا ہے۔

5۔ آرٹیکل کا سلوب بیانیہ ہے۔

تقریری حدیث کی تعریف

قرآن کریم کے بعد شریعت کا بنیادی مصدر احادیث مبارکہ ہیں جو قرآن کریم کے احکامات کی تشریح و توضیح کے ساتھ ساتھ ایسے احکامات بھی بیان کرتی ہیں جو قرآن کریم میں مذکور نہیں۔

حدیث

آقائے نامدار ﷺ کے قول، فعل اور تقریر کو حدیث کہا جاتا ہے۔ لہذا حدیث کی تعریف سے ہی اس کی بنیادی، اہم اقسام سمجھ میں آجاتی ہیں۔ محدثین کرام نے احادیث کی بنیادی تین اقسام بیان کی ہیں:

1۔ قولی حدیث

2۔ فعلی حدیث

3۔ تقریری حدیث

قولی حدیث

آپ ﷺ نے اپنی زبان مبارک سے کلام کر کے، قول کہہ کر کوئی بات یا حکم ارشاد فرمایا ہو تو ایسی حدیث کو قولی حدیث کہا جاتا ہے۔

فعلی حدیث

آپ ﷺ نے اپنے عمل کے ذریعے کوئی کام کر کے دیکھایا ہو اور صحابہ کرام نے اس فعل و عمل کو نقل کر کے امت تک پہنچایا تو ایسی حدیث کو فعلی حدیث کہتے ہیں۔

تیسری قسم یعنی "تقریری حدیث" اس مقالے کا موضوع تحقیق ہے لہذا اسے تفصیلاً ذکر کیا جاتا ہے۔ اولاً تقریری حدیث کا لغوی معنیٰ اور پھر اس کا اصطلاحی معنی بیان کیا جائے گا۔

تقریر کا لغوی مفہوم

لفظ تقریر باب تفعیل سے مصدر ہے اور "اقرار" سے بنایا گیا ہے جس کا لغوی معنی ہے: موافقت، رضامندی، اقرار کرنا، ٹھہرانا، باقی رکھنا، مقرر کرنا، برقرار رکھنا، ساکن رکھنا۔ علامہ فراہیدی تقریر کے معنی بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں: "والقُرَّةُ كل شيء قَرَّتْ به عينك، وَقَرَّتِ العَيْن تَقَرُّ قَرَّةً نقيض سخنت. والقَرارُ: المستقر من الأرض. وأقررته في مَقَرِّه ليَقَرَّ، وفلان قَارٌّ أي ساكن.[6] ٹھہراؤ، سکون، ثبوت اور برقرار رکھنے کے مفہوم میں۔

تقریری حدیث کی عصری معنویت
(احکام طہارت کا اختصاصی مطالعہ)

صاحب لسان العرب تقریر کے معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"والقر، بالضم: القرار في المكان، وبالكسر، أقر قرارا وقررت أيضا، بالفتح، أقر قرارا وقرورا ... "والإقرار: الإذعان للحق والاعتراف به. أقر بالحق أي اعترف به.[7] " یعنی ثابت اور برقرار رکھنا، موافقت کرنا، رضامندی کا معنی مراد لیا گیا ہے۔

علامہ فیروز آبادی القاموس المحیط میں تقریر کے معنی کچھ یوں لکھتے ہیں:"وبالمكانِ يَقِرُّ، بالكسر والفتح، قَراراً وقُرُوراً وقَرّاً وتَقِرَّةً: ثَبَتَ، وسَكَنَ، كاسْتَقَرَّ وتَقَارَّ. وأقَرَّهُ فيه وعليه وقَرَّرَهُ.[8] برقرار رکھنا، ساکن رکھنا۔

المعجم الوسیط میں لفظ تقریر کی لغوی تحقیق ان الفاظ سے کی گئی ہے:

"(قرر) الشيء في المكان أقره والشيء في محله تركه قارا .....وفلانا بالذنب حمله على الاعتراف به ويقال قرر فلانا على الحق جعله معترفا به مذعنا له وقررت عنده الخبر حتى استقر ثبت بعد أن حققته له وقرر المسألة أو الرأي ضحه وحققه.[9] پختہ کرنا، ٹھہرانا، جمانا کے معنی میں **مستعمل** ہے۔

مذکورہ تفصیل سے یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہو چکا ہے کہ عربی لغت میں "ق، ر، ر" کے حروف اصلی والا لفظ ثابت رکھنا، برقرار رکھنا، موافقت کرنا، پختگی، اور ٹھہراؤ کے معنی پر دلالت کرتا ہے۔اور یہ معانی اصطلاحی معنی کے بھی موافق ہیں کہ؛ کسی نے کوئی کام کیا، یا کوئی بات کہی تو سننے اور دیکھنے والے نے سکوت اختیار کر کے اس قول و فعل کو ثابت رکھا، موافقت کی، پختہ کر دیا۔

حدیث کے معنی معروف و مشہور ہے۔ چنانچہ لغت کی کتابوں میں حدیث کے معنی یوں بیان کیے گئے ہیں:

بات، کلام، گفتگو، روایت، کہانی، خبر (جمع) احادیث۔ جیسے: "قطیع" کی جمع "اقاطیع" خلاف قیاس آتی ہے۔اور لفظ حدیث کے معنی "قرآن کریم" کے بھی آتے ہیں۔[10] (اسم) ہر نئی چیز۔[11] نئی بات، نیا کلام، قریب ہونا۔[12]

تقریری حدیث کی اصطلاحی تعریف

رسول اکرم ﷺ کی موجودگی میں صحابہ کرام ؓ میں سے کسی نے کوئی عمل کیا یا کوئی بات کہی جس پر آپ ﷺ خاموش رہے، یا مسکرا دیے، یا اپنے قول و فعل، یا اشارے کنائے سے تائید فرمائی ہو اور اس کی ممانعت نہیں فرمائی اسے تقریری حدیث کہتے ہیں۔

علامہ زرکشی تقریری حدیث کی تعریف کرتے ہیں:

"کسی ایسی بات یا کام جو آپ ﷺ کے سامنے یا زمانے میں ہوا، اور آپ ﷺ کو معلوم تھا پھر بھی ان سے منع پر نبی کریم ﷺ کا خاموشی اور عدم ممانعت کا ہونا۔[13]"

ملا علی قاری تقریری حدیث کی تعریف یوں کرتے ہیں:

"کسی صحابی کا یوں فرمانا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں فلاں کام کیا، یا یہ کہ نبی کریم ﷺ کی سامنے فلاں کام کیا گیا اور اس کام پر رسول کریم ﷺ کا انکار مذکور نا ہو، آپ نے اس کی تصدیق صراحتاً فرمائی ہو یا حکماً خاموش رہ کر۔[14]"

امام شوکانی نے تقریری حدیث کی تعریف ان الفاظ سے کی ہے:

"کوئی بات جو حضور ﷺ کے سامنے کہی گئی یا حضور ﷺ کے زمانے میں کہی گئی اور آپ ﷺ کو معلوم ہو، اس پر نبی کریم ﷺ کی خاموشی اور عدم

ممانعت، یا کوئی عمل جو حضور ﷺ کے سامنے کیا گیا، یا زمانے میں کیا گیا، اس پر رسول اکرم ﷺ کی خاموشی اور عدم ممانعت۔"[15]

مصطفی السباعی تقریری حدیث کی تعریف بیان کرتے ہیں کہ :

"رسول کریم ﷺ کا صحابہ کرام ؓ سے صادر ہونے والے افعال پر رضامندی ظاہر کرتے ہوئے خاموشی اختیار کرتے ہوئے یا اشارے سے یا تائید کرتے ہوئے برقرار رکھنا۔"[16]

طہارت سے متعلق تقریری احادیث

ماء مستعمل (طاہر) پاک ہے یا (نجس) ناپاک

عصر حاضر میں جہاں مادی ترقی دن بدن پروان چڑھتی جارہی ہے وہاں پاکی (طہارت) اور (نجاست) ناپاکی کے درمیان تمیز کرنا اور اپنے جسم، کپڑوں وغیرہ میں اس کا خیال کرنا بھی پیچیدہ مسئلہ ہے۔ لہذا اب اگر کسی شخص نے واش بیسن میں وضوء کیا اور اس میں پانی جمع رہا، یا نیچے فرش پر وہ پانی ٹھہرا رہا اور اس کی چھینٹے یا وہ پانی کسی کے بدن یا کپڑوں کو لگے تو اس کے پاک یا ناپاک ہونے کا کیا حکم ہوگا؟

قال الإمام البخاري:

(("حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ، قَالَ «وَهُوَ الَّذِي مَجَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ وَهُوَ غُلاَمٌ مِنْ بِئْرِهِمْ» وَقَالَ عُرْوَةُ، عَنِ المِسْوَرِ، وَغَيْرِهِ يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ «وَإِذَا تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلَى وَضُوئِهِ")).[17]

"مسور بن مخزمہ ؓ سے مروی ہے کہ جب رسول کریم ﷺ وضوء فرماتے تو قریب تھا کہ وہ (صحابہ ؓ) آپ ﷺ کے وضوء کے (گرتے) پانی پر جھگڑ پڑتے"۔[18]

حدیث کی توضیح

حدیث مبارکہ میں مذکور صحابہ کرام ؓ کا طرز عمل کہ حضور ﷺ کے وضوء کے گرتے پانی کو اتنے اہتمام سے سمیٹنا اور حضور ﷺ کا ان کے اس فعل پر کوئی نکیر نہ فرمانا اس عمل کے جائز ہونے پر تقریر ہے۔

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ :

"آپ ﷺ کے وضوء کے اعضاء سے گرنے والے پانی کو صحابہ کا سمیٹنا یہ ماء مستعمل کے پاک (طاہر) ہونے پر واضح دلیل ہے۔"[19]

علامہ عینی عمدۃ القاری میں اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں :

عروۃ بن مسعود ؓ نے ہی نبی کریم ﷺ کے سامنے صحابہ کرام ؓ کے اس عمل کو دیکھا جس کے بارے میں انہوں نے مکہ والوں کو بھی بتایا۔ آپس میں قتال کرنے سے مراد صحابہ کرام ؓ کا نبی کریم ﷺ کے تھوک اور وضوء کے پانی کو حاصل کرنے کے لیے رش بنانے، مجمع بنا لینے میں مبالغہ ذکر کرنا ہے۔[20]

عصری مسائل کا استنباط

مذکورہ حدیث مبارکہ سے روزمرہ پیش آنے والے مسائل میں سے ایک اہم مسئلہ مستنبط ہوتا ہے۔ کہ اگر کسی شخص نے وضوء کیا اور اس پانی کی چھینٹیں یا پانی

تقریری حدیث کی عصری معنویت

(احکام طہارت کا اختصاصی مطالعہ)

کسی کے کپڑوں یا جسم کو لگے تو وہ پاک ہے۔ کیونکہ اگر وہ ناپاک (نجس) ہوتا تو رسول کریم ﷺ صحابہ کرام □ کو ضرور اس فعل سے منع فرماتے۔ فقہ کی اصطلاح میں اسے "ماء مستعمل" کہا جاتا ہے۔ تقریباً تمام فقہائے کرام جن میں امام ابو حنیفہ [21]، امام مالک [22] ایک روایت کے مطابق، امام شافعی [23]، امام احمد بن حنبل [24] کے نزدیک ماء مستعمل پاک (طاہر) ہے۔ اور امام مالک، امام شافعی ایک قول کے مطابق، امام احمد بن حنبل دوسری روایت کے مطابق فرماتے ہیں کہ ماء مستعمل پاک (طاہر) ہونے کے ساتھ ساتھ پاک کرنے والا (مطہر) بھی ہے۔ یعنی اس سے وضوء اور غسل کیا جا سکتا ہے۔ اور اسی طرح اس سے ہر وہ کام کیا جا سکتا ہے جو عام پاک صاف پانی سے کیا جا سکتا ہے۔

البتہ امام ابو یوسف [25] کے قول، اور امام ابو حنیفہ کی ایک روایت [26]، اور امام احمد بن حنبل [27] کی تیسری روایت کے مطابق ماء مستعمل ناپاک (نجس) ہے۔

لہذا اب اگر ماء مستعمل کسی کے کپڑوں یا جسم کو لگے تو مذکورہ تقریری حدیث کی روشنی میں وہ کپڑے اور جسم پاک ہی رہے گا۔ اور اگر کسی برتن کے پانی میں ماء مستعمل گر جائے تو وہ پانی بھی پاک رہے گا۔

حلال جانوروں کے لعاب دہن (تھوک، رال) کا حکم

زمانہ قدیم سے ہی انسان کا مختلف جانوروں سے تعلق رہا ہے جن میں بہت سے جانور ایسے بھی ہیں جو حلال ہیں یعنی ان کا گوشت کھایا جا سکتا ہے اور عموماً ایسے جانور گھروں میں پالے جاتے ہیں جیسے: گائے، بیل، بھینس، بھینسا، بکرا، بکری، دنبہ، دنبی، مرغا، مرغی اور دیگر بہت سے جانور جن کا انسان سے قریبی تعلق ہے: جیسے ان کا دودھ دھوتے وقت رال ٹپک پڑے، کسی برتن مین پانی پی لیں یا سے چاٹ لیں یا ان کا لعاب کسی کے جسم یا کپڑوں کے ساتھ لگ جائے تو آیا وہ کپڑے اور جسم طاہر رہیں گے یا نجس ہو جائے گے؟

قال الإمام الترمذی:

(("حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ عَلَى نَاقَتِهِ وَأَنَا تَحْتَ جِرَانِهَا وَهِيَ تَقْصَعُ بِجِرَّتِهَا، وَإِنَّ لُعَابَهَا يَسِيلُ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ، وَلاَ وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ، وَالوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَلِلْعَاهِرِ الحَجَرُ، وَمَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ انْتَمَى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ رَغْبَةً عَنْهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ، لاَ يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلاَ عَدْلا ")). [28]

"حضرت عمرو بن خارجہ □ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے اپنی اونٹنی پر خطبہ ارشاد فرمایا اور میں عین اس کی گردن کے نیچے کھڑا تھا اور وہ جگالی کر رہی تھی اور اس کا لعاب میرے کندھوں کے بیچ بہے جا رہا تھا۔ میں نے آپ ﷺ کو یہ کہتے سنا: "کہ اللہ تعالیٰ نے ہر صاحب حق کو اس کا حق دے دیا ہے لہذا کسی وارث کے لیے وصیت نہیں ہو گی، بچہ صاحب فراش (یعنی شوہر) کا ہی ہو گا، اور زانی کے لیے پتھر (سنگسار کرنا) ہیں۔ اور جو اپنے باپ کی بجائے کسی غیر کی طرف نسبت کرے، یا اپنے موالی (حمایت یافتہ) کے خلاف دوسروں کی طرف رغبت بڑھائے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے، اللہ تعالیٰ نہ اس کی فرض عبادت قبول فرمائے گا اور نا ہی نفل عبادت"۔ [29]

حدیث کی توضیح

حضرت عمرو بن خارجہ کے کندھوں پر آپ ﷺ کی اونٹنی کا لعاب گر رہا تھا اور آپ ﷺ سامنے دیکھ بھی رہے تھے اب اگر یہ لعاب ناپاک (نجس) ہوتا تو آپ ﷺ ضرور ہٹنے کا حکم دیتے اور اس سے بچنے کا فرماتے لہذا آپ ﷺ کا اس پر خاموش رہنا اونٹنی کے لعاب کے پاک (طاہر) ہونے پر آپ ﷺ کی تقریر ہوا۔

عصری مسائل کا استنباط

مذکورہ حدیث مبارکہ سے روز مرّہ پیش آنے والے مسائل میں سے ایک اہم مسئلے کا استنباط کیا گیا ہے کہ اگر کسی حلال جانور (یعنی جس کا گوشت کھایا جا سکتا ہو) کا لعاب کسی کے جسم، کپڑوں یا پانی وغیرہ میں رال ٹپک جائے یا لعاب دہن گر جائے تو وہ پاک (طاہر) ہوگا۔ یا نجس (ناپاک) سمجھا جائے گا؟ فقہ کی اصطلاح میں اسے "لعاب مایؤکل لحمہ" کہتے ہیں۔

لہذا اب اگر کسی ایسے جانور مثلا: بکری، گائے، مرغی وغیرہ کا لعاب کسی کے کپڑوں پر گر جائے تو وہ پاک ہی رہیں گے، یا اسی طرح وہ لعاب پانی میں شامل ہو جائے تو مذکورہ تقریری حدیث کی روشنی میں وہ پانی بھی پاک ہی رہے گا اور ایسے پانی سے بھی وضوء کیا جا سکتا ہے۔ اگرچہ جانور بیمار بھی ہو۔ امام نووی فرماتے ہیں کہ اس کے پاک ہونے میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔[30]

البتہ اگر جانور اس قدر بیمار ہے کہ اس کے منہ سے صرف خون، پیپ وغیرہ ہی نکل رہی ہے تو اس صورت میں وہ کسی چیز کو لگی تو وہ ناپاک ہو جائے گی۔

قیمتی برتنوں سے وضوء کرنے کا حکم

بعض لوگ تو سونے چاندی سے بنے برتنوں کا بے دریغ استعمال کرتے ہیں۔ دین اسلام نے اس سے منع فرمایا اور جو لوگ انہیں استعمال کرتے ہیں ان کے بارے میں سخت ترین وعیدیں سنائی ہیں۔ یہاں تک کہ سونے چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے والوں کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ وہ جہنم کی آگ اپنے پیٹ میں ڈال رہے ہیں۔ البتہ ان کے علاوہ کسی قیمتی برتن: "پیتل یا آج کل مارکیٹ میں موجود انتہائی قیمتی دھاتوں (شیشہ، چینی، پلاسٹک وغیرہ) سے تیار شدہ برتنوں کے استعمال کا کیا حکم ہوگا اور خاص کر ان سے وضوء کرنا جائز ہوگا؟

قال الإمام البخاري:

(("حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: «أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْرَجْنَا لَهُ مَاءً فِي تَوْرٍ مِنْ صُفْرٍ فَتَوَضَّأَ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاَثًا، وَيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، فَأَقْبَلَ بِهِ وَأَدْبَرَ، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ")).[31]

"حضرت عبداللہ بن زید روایت کرتے ہیں: کہ: "رسول اکرم ﷺ آئے، تو ہم نے پیتل کے برتن میں پانی حاضر کیا، پس آپ ﷺ نے وضوء فرمایا، تین مرتبہ چہرہ مبارک دھویا، اور دو مرتبہ ہاتھ، اور اپنے سر مبارک کا مسح فرمایا، آگے کی طرف اور پھر پیچھے اور پاؤں دھوئے"۔[32]

حدیث کی توضیح

ابو داؤد کی شرح عون المعبود میں عظیم آبادی لکھتے ہیں کہ:

"اس حدیث مبارکہ سے پیتل کے برتن میں وضوء کرنے کا جواز ثابت ہوتا ہے اگرچہ وہ سونے کے ساتھ رنگ میں مشابہت رکھتا ہے۔[33] کیونکہ اگر پیتل کے برتن کا استعمال جائز نہ ہوتا تو آپ ﷺ اس کے استعمال سے یقیناً منع فرماتے، لہذا آپ ﷺ کو پیش کیے گئے پیتل کے برتن سے وضوء فرمانا اس کے استعمال کے

جائز ہونے پر تقریر ہے۔

عصری مسائل کا استنباط

اس حدیث مبارکہ سے روز مرّہ پیش آنے والے مسائل میں سے ایک اہم مسئلہ کا حکم مستنبط ہو رہا کہ کسی قیمتی برتن (جیسے پیتل، کانسی، اسٹیل، تانبہ، سلور پلیٹڈ وغیرہ) کا استعمال وضوء وغیرہ میں کیا جا سکتا ہے۔ جمہور ائمہ کرام جن میں احناف[34]، مالکیہ[35]، شافعیہ[36]، اور حنابلہ[37] کے نزدیک ایسے برتن کا استعمال وضوء وغیرہ میں جائز ہے۔ بشرطیکہ وہ تکبر، اسراف فخر وعجب کا سبب نہ ہو۔

بعض حضرات جن میں شیخ ابوالفرج المقدسی بھی ہیں ان کے نزدیک اس طرح کے برتنوں میں وضوء کرنا مکروہ ہے۔ کیونکہ حضرت عبداللہ بن عمر سے منقول ہے کہ پیتل کے برتنوں میں پانی کی ہیت بدل جاتی ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ فرشتے اس سے آنے والی بو کو ناپسند کرتے ہیں۔[38]

شیخ ابن قدامہ مقدسی حنبلی فرماتے ہیں کہ سونا، چاندی کے علاوہ بقیہ تمام قسم کے برتنوں کا بنانا اور استعمال کرنا جائز ہے چاہیے وہ قیمتی ہوں جیسے: یاقوت، بلور، عقیق، پیتل، شیشہ وغیرہ یا سستے ہوں جیسے: لکڑی، مٹی اور چمڑے وغیرہ کے برتن۔ جمہور علماء کے نزدیک ان تمام برتنوں کا استعمال جائز ہے۔[39]

غیر مسلموں (مشرکوں) کے برتنوں کے استعمال کرنے کا حکم

ایسے برتن جو کسی غیر مسلم (مشرک) کے استعمال میں ہو ایسے برتنوں میں مسلمانوں کا کھانا پینا یا ان کو خریدنا جیسا کہ آج کل بازار میں اس طرح کے برتن بکثرت فروخت کے لیے دکانوں میں پائے جاتے ہیں انہیں اپنے استعمال میں رکھنے کا حکم کیا ہو گا؟

قال الإمام ابوداؤد:

(("حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، وَإِسْمَاعِيلُ، عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: «كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُصِيبُ مِنْ آنِيَةِ الْمُشْرِكِينَ، وَأَسْقِيَتِهِمْ فَنَسْتَمْتِعُ بِهَا، فَلَا يَعِيبُ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ ")).[40]

"حضرت جابر ؓ سے مروی ہیں کہ: "ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوہ کرتے (جنگ لڑتے تھے) تھے تو ہم مشرکین کے برتن اور پانی کے مشکیزے حاصل کر لیتے تو ان سے فائدہ اٹھاتے۔ تو آپ ﷺ اس کی وجہ سے ہمیں منع نہیں فرماتے تھے"۔[41]

حدیث کی توضیح

اس حدیث مبارکہ میں مشرکین کے استعمال شدہ برتن وغیرہ کو استعمال کرنے کا مطلقاً جائز ہونا ثابت ہو رہا ہے کہ آقائے نامدار ﷺ کے سامنے اصحاب رسول ؓ کا یہ عمل کہ وہ مشرکین کے برتن وغیرہ استعمال کرتے تھے اور آپ ﷺ نے ان کے اس عمل پر کوئی نکیر نہیں فرمائی۔ لہذا آپ ﷺ کی تقریر سے ایسے برتنوں کا استعمال کرنا جائز ہوا۔

عون المعبود میں مذکورہ حدیث مبارکہ کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ:

حدیث مبارکہ کے ظاہری الفاظ سے مشرکین کے برتنوں کو دھوئے اور صاف کیے بغیر مطلقاً استعمال کرنے کا جواز ثابت ہو رہا ہے۔ حالانکہ حقیقت میں ایسا نہیں بلکہ اس کا جائز ہونا ایک شرط کے ساتھ مقید ہے۔ جیسا کہ باب کی اگلی حدیث میں ہے۔ [42]"(وہ یہ کہ اگر ان برتنوں میں حرام چیز پکانے یا پینے کا علم ہو جائے تو دھوئے بغیر استعمال نہیں کیے جا سکتے۔)

"رسول اکرم ﷺ کے سامنے حضرت جابر ؓ اور دیگر صحابہ کرام مشرکین کے برتن استعمال کرتے تھے اور آپ ﷺ نے انہیں اس سے منع نہیں فرمایا۔ لہذا یہ مشرکین کے برتنوں کے استعمال کے جائز ہونے پر تقریر ہے۔

عصری مسائل کا استنباط

اس حدیث مبارکہ سے آج کل کا ایک اہم مسئلہ مستنبط ہو رہا ہے کہ اگر مشرکین کے استعمال کے برتن (جیسے کے گڈانی میں بحری جہازوں کی توڑ پھوڑ کے دوران کافی مقدار میں ایسے استعمال شدہ برتن یا اور کسی طریقے سے لائے گئے ایسے برتن کثیر تعداد میں مارکیٹ میں موجود ہیں) آیا ایسے برتن استعمال کرنا جائز ہے کہ نہیں؟ آپ ﷺ کی تقریر سے ایسے برتنوں کا استعمال کرنا جائز ہے۔

البتہ ائمہ کرام کے نزدیک ایسے برتنوں کے استعمال کے بارے میں دو رائے ہیں:

پہلی رائے: جمہور اہل علم [43] حضرات احناف [44]، مالکیہ [45]، حنابلہ [46] کے نزدیک ایسے برتنوں کا استعمال بلا کراہیت جائز ہے۔ اگر ان میں ظاہری نجاست وغیرہ نظر نہ آ رہی ہو۔ البتہ بہتر یہی ہے کہ استعمال سے پہلے دھو لیا جائے تاکہ ظاہری و باطنی دونوں طہارتیں حاصل ہو جائیں۔

دوسری رائے: امام شافعی [47]، امام احمد بن حنبل [48] کا دوسرا قول اور اسحق بن راھویہ [49] کے نزدیک ایسے برتنوں کا استعمال مکروہ ہے۔

مذکورہ تفصیل کے بعد رسول کریم ﷺ کی تقریری حدیث کی بناء پر راجح قول جمہور کا ہی ہے۔ البتہ دوسرے قول والے حضرات کے مکروہ کے حکم کو صرف ان برتنوں پر محمول کیا جائے گا جن میں یقینی طور پر نجاست کا استعمال، خنزیز کے گوشت یا شراب وغیرہ ڈالے جانے کا علم ہو۔

لہذا مارکیٹ میں موجود استعمال شدہ برتنوں کا خریدنا اور ان کا استعمال کرنا مذکورہ تقریری حدیث کی روشنی میں جائز ہوگا اور ایسے برتنوں کی خرید و فروخت کا کاروبار کرنا بھی جائز ہے۔ البتہ اگر ان میں حرام شئی کے پکانے یا پینے کا شبہ ہو تو دھو کر استعمال کرنا لازم ہے اور اگر کوئی شبہ نا ہو تو بھی دھو کر استعمال کرنا زیادہ بہتر ہے۔

مردار/حرام جانور کے چمڑے سے بنی مصنوعات کا حکم

صنعتی انقلاب کے بعد چمڑے سے تیار کردہ متنوع مصنوعات کا استعمال کثرت سے ہونے لگا ہے جیسے: جیکٹ، پرس، جوتے، بیگ، بوٹ، بیلٹ، چابی چین، ٹوپیاں، موزے، مشکیزے اور دیگر بیسیوں چیزیں ہیں جو مردار جانور: "مری ہوئی گائے، بیل، بکری وغیرہ" کے چمڑے یا حرام جانور: "مگرمچھ، اژدھا، سانپ وغیرہ" کے چمڑے سے بنی ہوئی ہوتی ہیں۔ اب ان چیزوں کے استعمال کا کیا حکم ہوگا؟ اور خاص کر چمڑے کے مشکیزے میں رکھے پانی سے وضوء وغیرہ کرنے کا کیا حکم ہوگا؟

قال الإمام البخارى

(("حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ سَوْدَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: «مَاتَتْ لَنَا شَاةٌ، فَدَبَغْنَا مَسْكَهَا، ثُمَّ مَا زِلْنَا نَنْبِذُ فِيهِ حَتَّى صَارَ شَنًّا ")).[50]

"نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت سودہ ؓ فرماتی ہیں کہ: "ہماری ایک بکری مر گئی، تو ہم نے اس کی کھال کو دباغت دی پھر ہم اس میں نبیذ بناتے

رہے حتیٰ کہ وہ پرانے مشکیزے کی سی ہو گئی"۔[51]

حدیث کی توضیح

حدیث شریف میں ایک مری ہوئی بکری یعنی مردار کی کھال سے بنائے گئے مشکیزے (برتن) کے استعمال کے جائز ہونے پر آپ ﷺ کی تقریر ہے۔ کیونکہ کہ رسول ﷺ کی زوجہ محترمہ کے فعل کا علم ضرور آپ ﷺ کو ہوا ہو گا کیونکہ انہوں نے اس چمڑے سے مشک بنائی اور اس میں اتنے عرصے تک نبیذ بناتی رہیں کہ وہ بالکل پرانی ہو گئی۔ اور اس کے باوجود کوئی نکیر نہیں فرمائی۔

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ:

"نبیذ بنانے کا جائز ہونا ایسے برتنوں میں کھانے کے جواز پر دال ہے۔"[52]

یعنی کہ اگر مردار کے چمڑے سے بنائے گئی مشک میں نبیذ بنائی جاسکتی ہے تو پھر اسی مردار کے چمڑے سے بنائی گئی دیگر مصنوعات وغیرہ کے استعمال کا جائز ہونا بھی ضروری ہے۔

عصری مسائل کا استنباط

مذکورہ تقریری حدیث مبارکہ سے ایک نہایت ہی اہم اور موجودہ دور میں آئے روز پیش آنے والے مسئلے کا استنباط ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ مارکیٹ میں چمڑے کی مصنوعات جیسے پرس، بیلٹ، بٹوہ اور جیکٹ وغیرہ مختلف جانوروں مگرمچھ، ازدھا، اور مردار جانوروں کے چمڑے کی پائی جاتی ہیں آیا ان کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟ اسی طرح مردار کے چمڑے سے بنے مشکیزے کا پانی پاک (طاہر) ہو گا یا ناپاک (نجس) سمجھا جائے گا؟

جمہور اہل علم حضرات امام ابو حنیفہ[53]، امام شافعی[54] کے نزدیک دباغت دینے سے پہلے مردار کے چمڑے کا استعمال جائز نہیں اور اس میں رکھا پانی ناپاک (نجس) ہو گا۔ البتہ دباغت کے بعد اس کا استعمال جائز ہے اور اس میں رکھا پانی بھی پاک (طاہر) ہو گا۔ البتہ انسان اور خنزیز کی کھال کسی صورت بھی پاک (طاہر) نہیں ہو سکتی۔ اور امام شافعی کے نزدیک کتے کی کھال بھی پاک نہیں ہو سکتی۔

امام مالک[55] کے نزدیک دباغت کے بعد بھی مردار کا چمڑہ پاک نہیں ہوتا لیکن اسے جامد اشیاء بنانے میں استعمال کیا جاسکتا ہے لیکن اس میں رکھا پانی یا مائع وغیرہ پاک نہیں ہو سکتے۔

امام احمد بن حنبل[56] کے نزدیک دباغت سے پہلے اور دباغت دینے کے بعد ہر دو صورتوں میں وہ چمڑہ ناپاک (نجس) ہی رہے گا۔ لہذا اس کا استعمال کسی صورت بھی جائز نہیں۔

مارکیٹ میں موجود چمڑے کی مصنوعات اس چمڑے کو دباغت دینے کے بعد ہی بنائی جاتی ہیں لہذا مذکورہ تقریری حدیث مبارکہ کی روشنی میں ان مصنوعات: جیکٹ، بٹوہ، پرس، بیلٹ وغیرہ کا خریدنا اور استعمال کرنا جائز ہو گا۔ اور چمڑے کی بوتل، برتن وغیرہ کا پانی بھی پاک ہو گا اس سے وضوء کرنا جائز ہے۔

مرد اور عورت کا اکھٹے یا ایک کے بچے ہوئے پانی سے دوسرے کے وضوء کرنے کا حکم

کسی برتن سے مرد اور (محرم) عورت کا اکھٹے وضوء کرنا یا پہلے مرد نے اس سے وضوء کیا اور پھر عورت کرنا چاہے یا پہلے عورت نے کیا اور اب مرد وضوء یا غسل کرنا چاہتا ہے تو آیا وہ پانی طاہر ومطہر (پاک اور پاک کرنے ولا) رہے گا یا نجس (ناپاک) سمجھا جائے گا؟

قال الإمام البخاری

(("حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ: «كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّئُونَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيعًا ")).[57]

"حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ :"رسول اکرم ﷺ کے زمانے میں مرد اور عورتیں اکھٹے وضوء کیا کرتے تھے"۔[58]

حدیث کی توضیح

صحابی جب کسی عمل کی نسبت رسول کریم ﷺ کے زمانے کی طرف کرے تو اسے مرفوع کا درجہ دیا جاتا ہے لہذا اب آپ ﷺ کے زمانے میں کسی ناجائز فعل پر اصرار نہیں کیا جا سکتا۔[59] لہذا یہ بھی تقریری حدیث کی صورتوں میں سے ایک صورت ہے۔ حافظ ابن حجر مرد اور عورتوں کے اکھٹے وضوء کرنے کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ حجاب کا حکم نازل ہونے سے پہلے تھا:

"آیات حجاب کے نازل ہونے سے پہلے یوں مردوں عورتوں کے جمع ہونے سے کوئی مانع نہیں تھا البتہ آیات حجاب کے نازل ہو جانے کے بعد صرف بیویوں اور محرم خواتین کے ساتھ جمع ہو سکتے ہیں۔"[60]

عصری مسائل کا استنباط

مذکورہ حدیث مبارک سے روزمرہ پیش آنے والے مسائل میں سے ایک مسئلہ مستنبط ہو رہا ہے کہ اگر کسی برتن کے پانی میں عورت نے ہاتھ ڈال دیا، یا اسی طرح مرد نے ہاتھ ڈال دیا، یا دونوں نے اکھٹے ہاتھ ڈالا تو آیا وہ پانی پاک (طاہر ومطہر) رہے گا؟ کہ اس بچے ہوئے پانی سے وضوء یا غسل کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟

اہل علم حضرات کے نزدیک ایسا پانی پاک (طاہر ومطہر) ہی رہے گا۔[61] لہذا اب اگر مرد کے بچے ہوئے پانی سے عورت وضوء یا غسل کرلے یا عورت کے بچے ہوئے پانی سے مرد وضوء یا غسل کرلے تو ان کا وضوء اور غسل ہو جائے گا۔

نیند سے وضوء کے ٹوٹنے کا حکم

اکثر لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ سبیلین یا جسم سے نجاست، ریح یا خون وغیرہ کے نکلنے کی صورت میں ہی وضوء ٹوٹ سکتا ہے لہذا سونے کی صورت میں جسم سے ایسی کسی چیز کا خروج نہیں ہوتا۔ اب اگر کسی شخص کو نیند آجائے اور وہ سو جائے تو کیا اس کا وضوء ٹوٹ جائے گا؟ اب اگر وہ لیٹ کر سوئے، کھڑے کھڑے سو جائے یا پھر بیٹھے بیٹھے سو جائے تو آیا اس طرح سونے سے بھی اس کا وضوء ٹوٹ جائے گا یا باقی رہے گا؟

قال الإمام المسلم

(("حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا، يَقُولُ: «كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُونَ ثُمَّ يُصَلُّونَ وَلَا يَتَوَضَّئُونَ» قَالَ: قُلْتُ: سَمِعْتَهُ مِنْ أَنَسٍ قَالَ: إِي وَاللهِ ")).[62]

"حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس کو یہ کہتے سنا کہ : "اصحاب رسول ﷺ سوتے رہتے تھے پھر نماز پڑھتے لیا کرتے تھے اور (دوبارہ) وضوء نہیں کیا کرتے تھے۔ حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قتادہ سے پوچھا: کہ آپ نے یہ حدیث حضرت انس سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! اللہ کی قسم!"[63]

حدیث کی توضیح

اس حدیث مبارکہ میں صحابہ کرام کے ایسے عمل کو بیان کیا گیا جس سے نبی کریم ﷺ لاعلم نہیں ہو سکتے تھے۔ کیونکہ آپ ﷺ مسجد نبوی میں بذات خود جلوہ افروز ہوا کرتے تھے اور اگر ناقض وضوء ہوتا تو آپ ﷺ ضرور وضوء کا حکم فرماتے۔

عون المعبود میں عظیم آبادی راقم ہیں:

"اگر بیٹھے ہوئے کی نیند ناقض وضوء ہوتی تو اکثر صحابہ کرام آپ ﷺ کے سامنے بے وضوء نماز پڑھنے کو جائز نہ سمجھتے حالانکہ آپ ﷺ موجود ہیں اور وحی بھی نازل ہو رہی ہے، لہذا پتا چلا کہ ایسی نیند (جو بیٹھے بیٹھے ہو) سے وضوء نہیں ٹوٹتا۔ اور "کان" سے پتا چلتا ہے کہ ایسے عموماً ہوتا تھا اور ایک طرح سے ان کی عادت بن گئی تھی کوئی شاذ و نادر واقعہ نہیں تھا۔"[64]

عصری مسائل کا استنباط

مذکورہ حدیث مبارکہ سے روز مرّہ پیش آنے والے ایک مسئلے کا استنباط ہوتا ہے کہ آیا کوئی شخص بیٹھے بیٹھے سو جائے یا کھڑے ہونے کی حالت میں سو جائے یا لیٹ کر سو جائے تو اس کا وضوء ٹوٹ جائے گا یا نہیں؟

امام شافعی[65] کے ایک قول، امام اسحاق بن راھویہ[66] کے نزدیک نیند مطلق ناقض وضوء ہے۔ یعنی چاہے وہ بیٹھے بیٹھے کسی سہارے پر سوئے، یا بغیر سہارے کے سوئے، کھڑے ہو کر سوئے یا پھر لیٹ کر سوئے، کم سوئے یا زیادہ سوئے بہر صورت سونے سے وضوء ٹوٹ جائے گا۔

جبکہ امام اوزاعی[67] کے ہاں اس کے برعکس نیند بالکل بھی ناقض وضوء نہیں ہے۔ یعنی چاہے وہ بیٹھے بیٹھے کسی سہارے پر سوئے، یا بغیر سہارے کے سوئے، کھڑے ہو کر سوئے یا پھر لیٹ کر سوئے، کم سوئے یا زیادہ سوئے بہر صورت سونے سے وضوء نہیں ٹوٹتا۔

البتہ مالکیہ[68]، حنابلہ[69] اور دیگر حضرات کے نزدیک زیادہ نیند (نوم کثیر) ناقض وضوء ہے اور کم نیند (نوم قلیل) ناقض وضوء نہیں ہے۔ نوم قلیل اور نوم کثیر کی تحدید میں علماء کے مختلف اقوال ہیں: بعض کے نزدیک سونے والا اپنی ہیئت و حالت سے بے خبر ہو جائے تو یہ کثیر ہے ورنہ قلیل۔ کچھ حضرات کے ہاں اگر وہ خواب دیکھے تو کثیر ورنہ قلیل۔ اسی طرح اگر سونے والا ڈگر پڑے تو نوم کثیر کہیں گے۔ لیکن صحیح قول یہی ہے کہ اس کی تحدید ممکن نہیں بلکہ مبتلا بہ اگر اسے کثیر سمجھے تو وہ کثیر ہو گی اور اگر وہ اسے قلیل سمجھے تو اس کا حکم قلیل کا ہو گا۔

اور امام ابو حنیفہ[70] کے نزدیک اگر نماز کی ہیئت و حالتوں میں سے کسی حالت و کیفیت میں سوئے چاہے نماز پڑھ رہا ہو یا نہیں وضوء نہیں ٹوٹے گا۔ یعنی

کھڑے ہو کر (قیام کی حالت میں)، رکوع کی حالت میں، سجدے میں یا بیٹھ کر (قعدے میں) سوئے تو وضوء نہیں ٹوٹتا اور اگر نماز کی ہیئت نہیں بلکہ لیٹ کر سوئے تو ناقض وضوء ہے۔

خون نکلنے سے وضوء ٹوٹنا

ما قبل میں مذکور مسئلہ سے ملتا جلتا ہی ایک دوسرا مسئلہ ہے جو آئے روز پیش آتا ہے: وہ یہ کہ اگر جسم کے کسی حصے کے زخمی ہونے کی صورت میں خون نکل آنا یا ویسے ہی خون نکل آئے تو کیا وضوء ٹوٹ جائے گا یا نہیں؟ اسی طرح اگر خون زیادہ ہو تو کیا حکم ہے اور اگر خون کم ہو تو اس کے حکم میں کیا فرق ہو گا؟ صرف خون ظاہر ہونے سے ہی وضوء ٹوٹ جائے گا یا بہنا شرط ہے؟

قال الإمام ابو داؤد

(("حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ، عَنْ عَقِيلِ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَعْنِي فِي غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ" فَأَصَابَ رَجُلٌ امْرَأَةَ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَحَلَفَ أَنْ لَا أَنْتَهِي حَتَّى أُهَرِيقَ دَمًا فِي أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ، فَخَرَجَ يَتْبَعُ أَثَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلًا، فَقَالَ: مَنْ رَجُلٌ يَكْلَؤُنَا؟ فَانْتَدَبَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: «كُونَا بِفَمِ الشِّعْبِ»، قَالَ: فَلَمَّا خَرَجَ الرَّجُلَانِ إِلَى فَمِ الشِّعْبِ اضْطَجَعَ الْمُهَاجِرِيُّ، وَقَامَ الْأَنْصَارِيُّ يُصَلِّ، وَأَتَى الرَّجُلُ فَلَمَّا رَأَى شَخْصَهُ عَرَفَ أَنَّهُ رَبِيئَةٌ لِلْقَوْمِ، فَرَمَاهُ بِسَهْمٍ فَوَضَعَهُ فِيهِ فَنَزَعَهُ، حَتَّى رَمَاهُ بِثَلَاثَةِ أَسْهُمٍ، ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ، ثُمَّ انْتَبَهَ صَاحِبُهُ، فَلَمَّا عَرَفَ أَنَّهُمْ قَدْ نَذِرُوا بِهِ هَرَبَ، وَلَمَّا رَأَى الْمُهَاجِرِيُّ مَا بِالْأَنْصَارِيِّ مِنَ الدَّمِ، قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ أَلَا أَنْبَهْتَنِي أَوَّلَ مَا رَمَى، قَالَ: كُنْتَ فِي سُورَةٍ أَقْرَؤُهَا فَلَمْ أُحِبَّ أَنْ أَقْطَعَهَا.")) [71]

(حضرت جابر سے روایت ہے کہ ہم غزوہ ذات الرقاع میں اللہ کے رسول ﷺ کے ہمراہ نکلے۔ ایک شخص نے ایک مشرک کی بیوی کو مارا تو اس نے قسم اٹھائی کہ میں اس وقت تک نہیں رکوں گا جب تک محمد ﷺ کے ساتھیوں میں سے کسی کا خون نہ بہا دوں۔ پس وہ نبی ﷺ کا پیچھا کرنے لگا، نبی ﷺ ایک جگہ رکے اور فرمایا کہ کون ہماری نگہبانی کرے گا؟ ایک مہاجر اور ایک انصاری (صحابی فوراً) تیار ہو گئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "گھاٹی کے منہ یعنی اوپر نگہبانی/پہرہ داری کروں۔ (حضرت جابر) فرماتے ہیں کہ جب دونوں گھاٹی کے اوپر گئے تو مہاجر صحابی لیٹ گئے اور انصاری نماز پڑھنے لگے۔ وہ (مشرک) آدمی آیا تو اس نے ایک شخص دیکھا اور سمجھ گیا کہ یہ لوگوں کا پہرہ دار ہے۔ چنانچہ اس نے ایک تیر مارا جو انہیں لگا تو انہوں نے نکال پھینکا۔ یہاں تک کہ اس نے تین تیر مارے۔ پھر انہوں نے رکوع اور ع سجدہ کیا اور اپنے ساتھی کو جگایا۔ جب مشرک جان گیا کہ وہ چوکنا ہو گئے ہیں تو وہ بھاگ نکلا۔ پس جب مہاجری نے انصاری کا خون دیکھا تو کہا: "کہ آپ نے اس کے پہلے تیر مارے پر مجھے کیوں نہیں بتایا؟ کہنے لگے کہ میں ایک سورت پڑھ رہا تھا جسے درمیان میں ہی چھوڑنا نہیں چاہتا تھا۔)[72]

حدیث کی توضیح

انصاری صحابی کے اس عمل کے بارے میں آپ ﷺ کو ضرور علم ہوا ہو گا۔ اور آپ ﷺ نے اس کے باوجود اسے ناقض الوضوء ہونے کا نہیں کہا لہذا یہ اس بات پر دال ہے کہ خون نکلنے سے وضوء نہیں ٹوٹتا۔

عون المعبود میں ہے کہ: "کیا خون کے نکلنے سے وضوء کرنا واجب ہے؟ چاہے وہ بہنے والا ہو یا نہ ہو۔ حدیث وضوء کرنے کے واجب نہ ہونے پر دلالت کرتی ہے۔[73] مزید یہ کہ یہ حدیث دو امور پر دلالت کرتی ہے:

اول: یہ کہ سبیلین کے علاوہ جسم سے نکلنے والے خون سے چاہے وہ بہنے والا ہو یا نہ ہو وضوء نہیں ٹوٹتا۔

دوم: یہ کہ زخم سے بہنے والا خون پاک ہوتا ہے لہذا جسم اور کپڑوں پر لگے رہنے کے باوجود نماز پڑھی جا سکتی ہے۔"

عصری مسائل کا استنباط

مذکورہ حدیث مبارکہ سے ایک عمومی مسئلہ کا استنباط ہوتا ہے کہ اگر کسی کے جسم سے خون نکلے تو آیا اس سے وضوء ٹوٹ جائے گا؟ یا صرف سبیلین سے نکلنے والے خون سے وضوء ٹوٹے گا؟ اسی طرح خون کا بہنا شرط ہے۔ یا صرف خون کے ظاہر ہونے سے ہی وضوء ٹوٹ جائے گا؟ ائمہ کرام کا مؤقف اس بارے میں مختلف ہے۔

لہذا فقہ مالکیہ میں خون نکلنے سے وضوء نہیں ٹوٹتا چاہے وہ کم ہو یا زیادہ اگر وہ سبیلین (شرمگاہ) سے نہ نکلے۔ وضوء صرف اس شئی کے نکلنے سے ٹوٹتا ہے جو مخصوص اعضاء (قبل و دبر یعنی شرمگاہ) سے نکلے۔[74]

اسی طرح شوافع حضرات کے ہاں بھی خون نکلنے سے وضوء نہیں ٹوٹتا بشرطیکہ خون سبیلین کے علاوہ جسم کے کسی حصے سے نکلے۔[75]

البتہ امام احمد بن حنبل کے نزدیک زیادہ خون نکلنے سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے اور اگر خون کی مقدار کم ہے تو پھر وضوء نہیں ٹوٹتا۔ لہذا اب کم یا زیادہ مقدار کی تحدید کے لیے کوئی حتمی رائے نہیں دی جاسکتی بلکہ مبتلا بہ اگر اسے زیادہ سمجھے تو وہ زیادہ مقدار کے حکم میں ہوگا اور وضوء ٹوٹ جائے گا۔ اور اگر وہ اسے کم مقدار گمان کرے تو وہ کم سمجھا جائے گا لہذا اس سے وضوء نہیں ٹوٹے گا۔[76]

لیکن احناف کے نزدیک خون کے ناقض الوضوء ہونے میں کچھ تفصیل ہے:

جسم کے کسی بھی حصے سے خون نکلا اور وہ اس قدر رہے کہ اپنی جگہ سے تجاوز کرکے بہنے لگا ہے تو اس سے وضوء ٹوٹ جائے گا۔

اور اگر خون کسی عضو سے نکلا لیکن صرف ظاہر ہوا اور اپنے مقام پر ہی رکا رہا تو اس سے وضوء نہیں ٹوٹے گا۔[77]

یہی حکم جسم کے کسی بھی حصے سے نکلنے والی پیپ، زرد پانی وغیرہ کا بھی ہے۔

نتائج

تقریری احادیث سے بہت سے عصری مسائل مستنبط ہوتے ہیں۔ اس مقالے میں صرف طہارت سے متعلق چند تقریری احادیث کو ذکر کیا گیا ہے۔ اور ان سے مستنبط ہونے والے احکامات اور ان میں ائمہ اربعہ کے اقوال کو مختصراً بیان کرنے کی سعی کی گئی ہے۔ اس مقالے سے حاصل ہونے والے چند نتائج درج ذیل ہیں:

1. تقریری احادیث بھی احادیث رسول کی ایک قسم ہے۔
2. تقریری حدیث میں رسول اکرم ﷺ کے سکوت کرنے کے ساتھ ساتھ، اشارہ کرنا، مسکرانا، تصدیق کرنا بھی شامل ہیں۔
3. تقریری حدیث حجت ہے۔
4. تقریری حدیث آپ ﷺ کا اعجاز ہے۔
5. طہارت سے متعلق کئی مسائل کا استنباط تقریری احادیث کی روشنی میں کیا جاسکتا ہے۔
6. وضوء میں استعمال کیے گئے پانی کا پاک (طاہر) ہونا بھی تقریری حدیث سے ثابت ہے۔
7. حلال جانورں کے لعاب کا پاک ہونا بھی تقریری حدیث سے معلوم ہوا ہے۔
8. تقریری حدیث سے یہ بھی پتہ چلا کہ سونا، چاندی کے علاوہ دیگر قیمتی برتنوں کا استعمال کرنا جائز ہے۔
9. مشرکین کے برتنوں کو استعمال کیا جاسکتا ہے۔
10. مارکیٹ میں پائی جانے والی مردار جانور کے چمڑے سے دباغت کے بعد بننے والی مصنوعات بھی قابل استعمال ہیں۔

11۔ مردوزن کے استعمال کے بعد بچے ہوئے پانی سے وضوء یا غسل کرنا جائز ہے۔

12۔ بیٹھے بیٹھے سونے سے وضوء نہیں ٹوٹتا۔

13۔ خون، پیپ وغیرہ کے نکلنے سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے۔

سفارشات

1۔ تقریری احادیث کا ایک الگ سے مجموعہ بنایا جانا چاہیے۔

2۔ تقریری حدیث کی اصطلاح سے عام مسلمانوں کو بھی واقف ہونا چاہیے تاکہ وہ نبی کریم ﷺ کی ذات مبارک کی اولویت اور اولیت کو بآسانی جان سکیں کہ جہاں عام لوگوں کے واضح کلام سے بھی کوئی مطلب حاصل نہیں ہو سکتا وہاں آپ ﷺ کی خاموشی، مسکراہٹ، اشارے وغیرہ سے بھی سینکڑوں مسائل کا حل ہوتا ہے جو ایک معجزہ ہے۔

3۔ نئی نسل کو احادیث نبویہ اور سیرت رسول ﷺ سے آشنا کرنے کے لیے حکمت عملی بنانا۔

4۔ علماء اور سکالرز کو چاہیے کہ وہ دیگر واقعات سے زیادہ عوام الناس میں ہر موضوع سے متعلق زیادہ سے زیادہ احادیث مبارکہ بیان کیا کریں تاکہ انہیں فرمان رسول ﷺ سے انسیت محسوس ہو۔

5۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ جماعت اول سے لے کر ماسٹر تک کا ایک ایسا جامع نصاب مرتب کرے کہ جس میں ہر جماعت کا بچہ حدیث کی کتاب پڑھے اور اس میں کامیاب اور پاس ہونا لازمی قرار دیا جائے تو اس سولہ سال کے عرصے میں ایک بڑی مقدار احادیث مبارکہ کی اس کے سامنے آئے گی جس کی برکت سے وہ اپنی زندگی بہتر انداز سے گزار سکے گا اور ملک وملت اور معاشرے کے لیے ایک مفید انسان بنے گا۔ اور جو بگاڑ معاشرے میں سرایت کر چکا ہے وہ بھی آہستہ آہستہ خود ہی ختم ہو جائے گا۔

6۔ معاشرے میں بڑھتی ہوئی بے راہ روی کا تدارک کرنے کے لیے عام لوگوں خصوصاً نئی نسل کو احادیث نبویہ کی ایسی صورت پیش کرنا جس سے وہ زندگی کے ہر پہلو سے متعلق معاصر چیلنجز کا سامنا کر سکیں تاکہ ایک مہذب اور مفید نسل اور سلجھے ہوئے معاشرے کا قیام وجود میں آسکے۔

CC BY

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی ومصادر

[1]: سورت مدثر، آیت: 4

Surah Al-Muddathir, Verse 4

[2]: سورت توبہ۔ آیت: 108

Surah At-Tawbah, Verse 108

[3]: صحیح مسلم، باب فضل الوضوء، ج: 1، ص: 203

Sahih Muslim, Chapter: The Virtue of Ablution, Vol. 1, p. 203

[4]: سنن ابن ماجہ، ج: 1 ص: 125

Sunan Ibn Majah, Vol. 1, p. 125

[5] : سنن ابی داود، ج:1، ص:58

Sunan Abi Dawood, Vol. 1, p. 58

[6] : الفراہیدی، ابوعبدالرحمن خلیل بن احمد بن عمر بن تمیم فراہیدی بصری، کتاب العین (دار ومکتبۃ الہلال) ج:5، ص:22

Al-Farahidi, Abu Abdur-Rahman Khalil ibn Ahmad ibn Umar ibn Tamim Al-Farahidi Al-Basri, Kitab Al-Ayn (Dar and Maktabat Al-Hilal), Vol. 5, p. 22

[7] : ابن منظور، محمد بن مکرم بن علی، ابوالفضل، جمال الدین ابن منظور انصاری، لسان العرب (بیروت، دار صادر) ج:5، ص:84-88

Ibn Manzur, Muhammad ibn Mukarram ibn Ali, Abu Al-Fadl, Jamal Ad-Din Ibn Manzur Al-Ansari, Lisan Al-Arab (Beirut: Dar Sader), Vol. 5, pp. 84–88

[8] : فیروزآبادی، مجد الدین ابوطاہر محمد بن یعقوب، القاموس المحیط (مؤسسۃ الرسالۃ للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت، لبنان) ج:1، ص:461

Fayruzabadi, Majd Ad-Din Abu Tahir Muhammad ibn Yaqub, Al-Qamus Al-Muhit (Muassisat Ar-Risala for Printing, Publishing, and Distribution, Beirut, Lebanon), Vol. 1, p. 461

[9] : مجمع اللغۃ العربیۃ قاہرہ، المعجم الوسیط (دار الدعوۃ) ج:2، ص:725

Cairo Arabic Language Academy, Al-Mu'jam Al-Wasit (Dar Ad-Da'wah), Vol. 2, p. 725

[10] : محمد بن مکرم بن علی، ابوالفضل، جمال الدین ابن منظور انصاری، لسان العرب (بیروت، دار صادر) ج:2، ص:133

Ibn Manzur, Muhammad ibn Mukarram ibn Ali, Abu Al-Fadl, Jamal Ad-Din Ibn Manzur Al-Ansari, Lisan Al-Arab (Beirut: Dar Sader), Vol. 2, p. 133

[11] : ابوعبدالرحمن خلیل بن احمد بن عمر بن تمیم فراہیدی بصری، کتاب العین (دار ومکتبۃ الہلال) ج:3، ص:177

Abu Abdur-Rahman Khalil ibn Ahmad ibn Umar ibn Tamim Al-Farahidi Al-Basri, Kitab Al-Ayn (Dar and Maktabat Al-Hilal), Vol. 3, p. 177

[12] : مجمع اللغۃ العربیۃ قاہرہ، المعجم الوسیط (دار الدعوۃ) ص:160

Cairo Arabic Language Academy, Al-Mu'jam Al-Wasit (Dar Ad-Da'wah), p. 160

[13] : علامہ زرکشی، ابوعبداللہ بدر الدین محمد بن عبداللہ بن بہادر الزرکشی، البحر المحیط (دار الکتب) ج:6، ص:54

Imam Az-Zarkashi, Abu Abdullah Badr Ad-Din Muhammad ibn Abdullah ibn Bahadir Az-Zarkashi, Al-Bahr Al-Muhit (Dar Al-Kutub), Vol. 6, p. 54

[14] : ملا علی قاری، علی بن سلطان محمد، ابوالحسن نور الدین، الملا الہروی القاری، شرح نخبۃ الفکر فی مصطلحات اہل الاثر (دار الارقم، لبنان، بیروت) ج:1، ص:548

Mulla Ali Al-Qari, Ali ibn Sultan Muhammad, Abu Al-Hasan Nur Ad-Din Al-Mulla Al-Harawi Al-Qari, Sharh Nukhbat Al-Fikr fi Mustalah Ahl Al-Athar (Dar Al-Arqam, Lebanon, Beirut), Vol. 1, p. 548

[15] : الشوکانی، محمد علی بن محمد بن عبداللہ الشوکانی الیمنی، ارشاد الفحول الی تحقیق الحق من علم الاصول (دار الکتاب العربی) ج:1، ص:117

Ash-Shawkani, Muhammad Ali ibn Muhammad ibn Abdullah Ash-Shawkani Al-Yamani, Irshad Al-Fuhul ila Tahqiq Al-Haq min Ilm Al-Usul (Dar Al-Kitab Al-Arabi), Vol. 1, p. 117

[16] : السباعی، مصطفی بن حسنی، السنۃ ومکانتھا فی التشریع الاسلامی، (المکتب الاسلامی، دار الوراق للنشر والتوزیع) ج:1، ص:66

As-Siba'i, Mustafa ibn Husni, As-Sunnah wa Makanatuha fi At-Tashri' Al-Islami (Al-Maktab Al-Islami, Dar Al-Warraq for Publishing and Distribution), Vol. 1, p. 66

[17]: صحیح البخاری، باب استعمال فضل وضوء الناس، ج:1، ص:49

Sahih Al-Bukhari, Chapter: Using the Leftover Water of Others for Ablution, Vol. 1, p. 49

[18]: تخریج حدیث: امام بخاری نے دوسرے مقام "باب الشروط فی الجہاد والمصالحۃ مع اہل الحرب وکتابۃ الشروط" میں مذکورہ حدیث کو مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم کی سند سے طوالت کے ساتھ ذکر کیا ہے۔(صحیح البخاری، باب الشروط فی الجہاد، ج:3، ص:193) مصنف عبدالرزاق صنعانی میں بھی "غزوہ بدر" کے عنوان کے تحت مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم کی سند والی طویل حدیث نقل کی گئی ہے۔(المصنف، ج:5، ص:330)امام احمد بن حنبل نے بھی مذکورہ سند کے ساتھ یہی طویل حدیث نقل فرمائی ہے۔(مسند امام احمد بن حنبل، ج:31، ص:247)۔ امام ابن حبان نے مذکورہ دونوں حضرات مسور بن مخرمہ، اور مروان بن حکم کی سند کے ساتھ یہی طویل حدیث نقل کی۔(صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان، ج:11،، ص:216)۔ امام طبرانی نے بھی بعینہٖ طویل حدیث کو ذکر کیا ہے۔(المعجم الکبیر، ج:20، ص:9)۔ السنن الکبریٰ میں امام بیہقی نے بھی اسی طویل حدیث کو ذکر کیا ہے۔(السنن الکبریٰ، ج:9، ص:366)

[19]: فتح الباری، ج:1، ص:295

Fath Al-Bari, Vol. 1, p. 295

[20]: علامہ عینی، ابو محمد محمود بن احمد بن موسی بن احمد بن حسین الغیتابی الحنفی بدر الدین العینی، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری (دار احیاء التراث العربي، بیروت) ج:3، ص:76

Imam Al-Ayni, Abu Muhammad Mahmud ibn Ahmad ibn Musa Al-Ghaytabi Al-Hanafi, Umdat Al-Qari Sharh Sahih Al-Bukhari (Dar Ihya At-Turath Al-Arabi, Beirut), Vol. 3, p. 76

[21]: السرخسی، محمد بن احمد بن ابي سهل شمس الأئمۃ السرخسی، المبسوط (دار المعرفۃ، بیروت) ج:1، ص:47

As-Sarakhsi, Muhammad ibn Ahmad ibn Abi Sahl Shams Al-A'immah As-Sarakhsi, Al-Mabsut (Dar Al-Ma'rifah, Beirut), Vol. 1, p. 47

[22]: القرافی، أبو العباس شہاب الدین أحمد بن إدریس بن عبد الرحمن المالكي الشهير بالقرافي، الذخیرۃ (دار الغرب الاسلامی، بیروت) ج:1، ص:174

Al-Qarafi, Abu Al-Abbas Shihab Ad-Din Ahmad ibn Idris Al-Maliki, Adh-Dhakhirah (Dar Al-Gharb Al-Islami, Beirut), Vol. 1, p. 174

[23]: الشیرازی، أبو اسحاق إبراهيم بن علي بن يوسف الشيرازي، المهذب في فقہ الامام الشافعی (دار الکتب العلمیہ) ج:1، ص:23

Ash-Shirazi, Abu Ishaq Ibrahim ibn Ali ibn Yusuf Ash-Shirazi, Al-Muhadhdhab fi Fiqh Al-Imam Ash-Shafi'i (Dar Al-Kutub Al-Ilmiyyah), Vol. 1, p. 23

[24]: الحجاوی، موسی بن أحمد بن موسی بن سالم بن عیسی بن سالم الحجاوي المقدسي، ثم الصالحي، شرف الدين، أبو النجا، الاقناع فی فقہ الامام احمد بن حنبل (دار المعرفہ بیروت، لبنان) ج: 1، ص:5

Al-Hajjawi, Musa ibn Ahmad Al-Hajjawi Al-Maqdisi, Al-Iqna' fi Fiqh Al-Imam Ahmad ibn Hanbal (Dar Al-Ma'rifah, Beirut), Vol. 1, p. 5

[25]: بدائع الصنائع، ج:1، ص:17، المبسوط (دار المعرفۃ، بیروت) ج:1، ص:47

Bada'i As-Sana'i, Vol. 1, p. 17

[26]: المبسوط (دار المعرفۃ، بیروت) ج:1، ص:47

Al-Mabsut, Vol. 1, p. 47

[27]: الاقناع فی فقہ الامام احمد بن حنبل (دار المعرفہ بیروت، لبنان) ج:1، ص:5

Al-Iqna', Vol. 1, p. 5

[28]: الترمذی، محمد بن عیسی بن سَوْرة بن موسی بن الضحاک، الترمذي، ابو عیسی، سنن الترمذی (شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفی البابي الحلبي، مصر) باب ماجاء لا وصیۃ لوارث، ج:4، ص:434

Sunan At-Tirmidhi, Chapter: No Bequest for an Heir, Vol. 4, p. 434

[29] : تخریج: امام نسائی نے سنن نسائی میں تین مرتبہ اس حدیث کو ذکر فرمایا ہے دو طرق تو عمر بن خارجہ کے ہیں جن میں لعاب والی بات مذکور نہیں جبکہ تیسرے میں ابن غنم سے واقعہ نقل کیا ہے جس میں لعاب کے بہنے کا بھی تذکرہ ہے۔(المجتبیٰ من السنن /السنن الصغریٰ للنسائی، باب ابطال الوصیۃ لوارث، ج:6، ص:247)۔ امام ابن ماجہ نے بھی کم و پیش یہی حدیث نقل فرمائی ہے۔(سنن ابن ماجہ، باب لا وصیۃ لوارث۔ ج:2، ص:905)۔ امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں دس طرق سے اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔(مسند احمد، مخرجاً، ج:29، ص:212-217، 625-622)۔ امام دارمی نے دو مقام پر اس حدیث کو نقل کیا ہے ایک میں لعاب کا تذکرہ نہیں۔(مسند الدارمی، المعروف سنن الدارمی، باب: في الذي ينتمي الی غیر موالیہ، ج:3، ص:1644، باب الوصیۃ لوارث، ج:4، ص:2063)۔ امام عبد الرزاق الصنعانی نے اسی حدیث کو ذکر کیا ہے۔(مصنف عبدالرزاق الصنعانی، باب تولی غیر مولیہ، ج:9، ص:47)۔ امام ابو بکر بن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں تقریری حدیث کی صورت میں مختصراً ذکر کیا ہے جس میں صرف لعاب کے بہنے تک کی بات ہے۔ اور دوسری جگہ مفصلاً ذکر کیا ہے۔(الکتاب المصنف في الاحاديث والآثار، باب الخطبۃ یوم العید علیٰ البعیر، ج:2، ص:9)۔ امام ابو داؤد الطیالسی نے بھی اسی روایت کو ذکر کیا ہے۔(مسند ابی داؤد الطیالسی، ج:2، ص:543)۔ امام ابو یعلیٰ نے بھی اسے روایت کیا ہے۔(مسند ابی یعلیٰ، ج:3، ص:78)۔ امام طبرانی نے المعجم الاوسط میں اس روایت کو نقل کیا ہے۔(المعجم الاوسط، باب من اسمہ محمود، ج:8، ص:8)۔

[30] : النووی، أبو زکریا محیي الدین یحیی بن شرف النووي، المجموع شرح المهذب (مع تکملۃ السبکي والمطیعي) (دار الفکر) ج:2، ص:558

An-Nawawi, Abu Zakariya Yahya ibn Sharaf An-Nawawi, Al-Majmu' Sharh Al-Muhadhdhab (Dar Al-Fikr), Vol. 2, p. 558

[31] : صحیح البخاری، باب الغسل والوضوء في المخضب والقدح والخشب والحجارۃ، ج:1، ص:50

Sahih Al-Bukhari, Chapter: Washing and Ablution in Metal, Wood, and Stone Vessels, Vol. 1, p. 50

[32] : تخریج: امام ابو داؤد نے اسی روایت کو ذکر کیا ہے۔(سنن ابی داؤد، باب الوضوء في آنیۃ الصفر، ج:1، ص:25)۔ امام ابن ماجہ نے بھی اسے روایت کیا ہے۔(سنن ابن ماجہ، باب الوضوء بالصفر، ج:1، ص:159)۔ امام ابن ابی شیبہ نے تقریر کی صورت میں مختصراً روایت نقل کی ہے۔(مصنف ابن ابی شیبہ، باب فی الوضوء فی النحاس، ج:1، ص:42)۔ امام ابن حبان نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔(صحیح ابن حبان، ج:3، ص:373)۔ امام طبرانی نے معجم الاوسط میں ذکر کیا ہے۔(معجم الاوسط، باب من اسمہ محمد، ج:6، ص:104)۔ امام بیہقی نے بھی اسے روایت کیا ہے۔(سنن الکبریٰ للبیہقی، ج:1، ص:49)۔

[33] : عظیم آبادی، محمد أشرف بن أمیر بن علي بن حیدر، أبو عبد الرحمن، شرف الحق، الصدیقي، العظیم آبادي، عون المعبود شرح سنن ابی داود (دار الکتب العلمیۃ، بیروت) ج:1، ص:120

Awn Al-Ma'bud, Vol. 1, p. 120

[34] : الزیلعی، عثمان بن علي بن محجن البارعي، فخر الدين الزيلعي الحنفي، تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق وحاشیۃ الشِّلْبِيِّ (المطبعۃ الکبری الأمیریۃ، بولاق، القاهرة) ج:6، ص:11

Az-Zayla'i, Uthman ibn Ali Al-Bari'i, Tabyin Al-Haqa'iq (Al-Matba'ah Al-Kubra Al-Amiriyyah, Cairo), Vol. 6, p. 11

[35] : القیروانی، أبو محمد عبد الله بن (أبي زيد) عبد الرحمن النفزي، القيرواني، المالكي، النوادر والزيادات على ما فی المدونہ من غیرها من الامھات (دار الغرب الإسلامی، بیروت) ج:1، ص:139-140

Al-Qayrawani, Abu Muhammad Abdullah ibn Abi Zayd, An-Nawadir wa Az-Ziyadat (Dar Al-Gharb Al-Islami, Beirut), Vol. 1, pp. 139–140

[36] : الشافعی، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع بن عبد المطلب بن عبد مناف مطلبی، قرشی، مکی، الام (دار المعرفۃ، بیروت) باب الآنیۃ التی یتوضاء فیھا ولا یتوضاء، ج:1، ص:23

Ash-Shafi'i, Abu Abdullah Muhammad ibn Idris, Al-Umm (Dar Al-Ma'rifah, Beirut), Vol. 1, p. 23

[37] : المغنی لابن قدامہ، فصل الوضوء في الأواني النفیسۃ غیر الذهب والفضۃ، ج:1، ص:58

Ibn Qudamah, Al-Mughni, Vol. 1, p. 58

38 : النوادر والزيادات على مافي المدونه من غيرها من الامهات، ج:1، ص:140، المغنی لابن قدامہ، ج:1، ص:58

Al-nawadir wa ziyadaat,vol.1,p.140

39 : المغنی، فصل الوضوء في الاواني النفيسه، ج::1، ص:58

Ibn Qudamah, Al-Mughni, Vol. 1, p. 58

40 : سنن ابی داؤد، باب الأكل في آنية اہل الكتاب، ج:3، ص:363

Sunan Abi Dawood, Chapter: Eating from the Vessels of the People of the Book, Vol. 3, p. 363

41 : تخریج: امام احمد بن حنبل نے مسند میں اس روایت کو نقل کیا ہے۔ (مسند احمد، ج:23، ص:292)۔ امام بیہقی نے السنن الکبریٰ میں دو مقام پر اس روایت کو ذکر کیا ہے۔ (السنن الکبریٰ، ج:1، ص:52،- ج:10، ص:18، اور السنن الصغیر میں بھی اسے روایت کیا ہے۔ (السنن الصغیر، ج:4، ص:86)

42 : عون المعبود، ج:10، ص:224

Awn Al-Ma'bud*, Vol. 10, p. 224**

43 : النووی، ابوزکریا، محی الدین، یحیی بن شرف النووي، المجموع شرح المهذب (دار الفکر) باب الآنية، ج:1، ص:264

An-Nawawi, Al-Majmu', Vol. 1, p. 264

44 : السرخسی، محمد بن احمد بن ابی سہیل، شمس الأئمة سرخسي، المبسوط (دار المعرفة، بيروت) باب المسح على الخفين، ج:1، ص97

As-Sarakhsi, Al-Mabsut, Vol. 1, p. 97

45 : القرافی، ابو عباس، شہاب الدین احمد بن ادریس بن عبد الرحمن مالکی، الشہیر بالقرافی، الذخیرہ (دار الغرب الإسلامی، بیروت) ج:4، ص:108

Al-Qarafi, Adh-Dhakhirah, Vol. 4, p. 108

46 : المغنی، فصل اطعمة أہل الكتاب وآنيتهم وثيابهم، ج:1، ص:61

Ibn Qudamah, Al-Mughni, Vol. 1, p. 61

47 : المهذب، باب الآنية، ج:1، ص:31

Al-Muhadhdhab*, Vol. 1, p. 31**

48 : المغنی، فصل اطعمة أہل الكتاب وآنيتهم وثيابهم، ج:1، ص:61

Ibn Qudamah, Al-Mughni, Vol. 1, p. 61

49 : المجموع، ج:1، ص:264

Al-Majmu'*, Vol. 1, p. 264**

50 : صحیح البخاری، ج:8، ص:139

Sahih Al-Bukhari*, Vol. 8, p. 139**

51 : تخریج: امام نسائی نے اپنی سند کے ساتھ اس حدیث کو نقل کیا ہے۔ (سنن النسائی، باب جلود المیتة، ج:7، ص:173)۔ امام احمد بن حنبل بھی اس روایت کو ذکر کرتے ہیں۔ (مسند احمد، ج:45، ص:408) امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں چار مختلف طرق سے روایت کی ہے۔ (المعجم الکبیر، باب مارووی عن ابن عباس عن سودہ، ج:24، ص:35-36)۔ امام بیہقی نے السنن الکبریٰ میں بھی روایت ذکر کی ہے۔ (السنن الکبری، ج:1، ص:27) اور السنن الصغیر میں بھی نقل کی ہے۔ (السنن الصغیر، باب الآنية، ج:1، ص:87)۔ امام اسحاق بن راھویہ نے بھی اپنی مسند میں دو طرق سے اسے نقل کیا ہے۔ (مسند اسحاق بن راھویہ، ج:4، ص:264،265)۔

52 : ابن حجر، احمد بن علی بن حجر ابو فضل، عسقلانی، شافعی، فتح الباری شرح صحیح البخاری (دار المعرفة، بیروت) ج:11، ص:570

Ibn Hajar Al-Asqalani, Fath Al-Bari, Vol. 11, p. 570

53 : بدائع الصنائع، فصل بیان مایقع بہ التطہیر، ج:1، ص:85

Bada'i As-Sana'i*, Vol. 1, p. 85**

[54] : المجموع شرح المھذب، باب الآنیۃ، ج:1، ص:215،216

Al-Majmu'*, Vol. 1, pp. 215–216**

[55] : الطرابلسی، شمس الدین ابوعبداللہ، محمد بن محمد بن عبدالرحمن طرابلسی مغربی، المعروف بالحطاب رعینی المالکی، مواھب الجلیل فی شرح مختصر خلیل (دار الفکر) ج:1، ص:101

At-Tarabulsi, Shams Ad-Din Abu Abdullah Muhammad ibn Muhammad, Mawahib Al-Jalil (Dar Al-Fikr), Vol. 1, p. 101

[56] : المغنی لابن قدامۃ، ج:1، ص:49

Ibn Qudamah, Al-Mughni, Vol. 1, p. 49

[57] : صحیح البخاری، باب وضوء الرجل مع امرأتہ، وفضل وضوء المرأۃ، ج:1، ص:50

Sahih Al-Bukhari*, Chapter: A Man Performing Ablution with His Wife, Vol. 1, p. 50**

[58] : تخریج: امام ابوداؤد نے "من الاناء الواحد" کے اضافے کے ساتھ دو طرق سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔ (سنن ابی داؤد، باب الوضوء بفضل وضوء المراۃ، ج:1، ص:20)۔ امام نسائی نے بھی دو طرق سے اسے روایت کی ہے۔ (سنن نسائی، باب وضوء الرجال والنساء جمیعا، ج:1، ص:57، باب الرخصۃ فی فضل المرأۃ، ج:1، ص:179)۔ امام ابن ماجہ کی روایت میں بھی "من اناء واحد" کا اضافہ ہے۔ (سنن ابن ماجہ، باب الرجل والمرأۃ یتوضآن من إناء واحد، ج:1، ص:134)۔ امام احمد بن حنبل نے بھی "من اناء واحد" کے اضافے کے ساتھ دو طرق سے روایت نقل کی ہے۔ (مسند احمد، ج: ص،60، 155)۔ امام ابن خزیمہ نے تین طرق سے روایت ذکر کی ہے۔ (صحیح ابن خزیمہ، ج:1، ص:102، 63)۔ امام ابن حبان نے دو طرق سے اس روایت کو نقل کیا ہے جن میں سے ایک میں "من اناء واحد" کا اضافہ بھی ہے۔ (صحیح ابن حبان، ج:4، ص:74)۔ امام دار قطنی نے بھی "من اناء واحد" کے اضافے کے ساتھ سے ذکر کیا ہے۔ (سنن الدار القطنی، ج:1، ص:80)۔ امام بیہقی نے بھی "من اناء واحد" کے اضافے کے ساتھ دو طرق سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔ (السنن الکبریٰ، باب فضل المحدث، ج:1، ص:293)۔ امام عبدالرزاق نے چار طرق سے اسے نقل کیا ہے۔ جن میں سے تین میں " من اناء واحد کا اضافہ ہے۔ (مصنف عبدالرزاق، باب وضوء الرجال والنساء جمیعا، ج:1، ص:75، باب سؤر الحائض، ج:1، ص:110، الجنبان یشرعان جمیعا، ج:1، ص:269)۔

[59] : فتح الباری، ج:1، ص:299

Fath Al-Bari*, Vol. 1, pp. 299–300**

[60] : فتح الباری، ج:1، ص:300

[61] : المجموع شرح المھذب، باب صفۃ الغسل، ج:2، ص:191، المبسوط للسرخسی، ج:1، ص:53

, Al-Majmu'*, Vol. 2, p. 191 ** Mabsoot As-Sarakhsi*, Vol. 1, p. 53**

[62] : صحیح مسلم، باب الدلیل علی أن نوم الجالس لاینقض الوضوء، ج:1، ص:284

Sahih Muslim*, Vol. 1, p. 284**

[63] : تخریج: امام بوداؤد نے "ینامون کی جگہ تخفق رؤوسھم" کے الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ (سنن ابی داؤد، باب فی الوضوء من النوم، ج:1، ص:51)۔ امام ترمذی نے اسے نقل کیا ہے۔ (سنن الترمذی، باب الوضوء من النوم، ج:1، ص:113)۔ امام احمد بن حنبل نے بھی اس روایت کو نقل کیا ہے۔ (مسند احمد، ج:21، ص:377)۔ امام عبدالرزاق نے کچھ الفاظ کے تغیر کے ساتھ اس روایت کو ذکر کیا ہے۔ (مصنف عبدالرزاق الصنعانی، باب الوضوء من النوم، ج:1، ص:130)۔ امام ابن شیبہ نے "یخفقون برؤسھم" کے الفاظ کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ج:1، ص:123)۔ امام الدار قطنی نے دو طرق سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔ (سنن الدار القطنی، باب ما روي في النوم قاعدا لا ینقض الوضوء، ج:1، ص:، 236، 237)۔ امام بیہقی نے تین طرق سے اس روایت کو ذکر کیا ہے۔ (السنن الکبریٰ، باب ترک الوضوء من النوم قاعدا، ج:1، ص:193، 192)۔ امام طحاوی نے دو طرق سے اس روایت کو نقل کیا، ایک طریقے میں کچھ تغییر کے ساتھ۔ (شرح مشکل الآثار، ج:9، ص:67، 65)۔ امام ابویعلیٰ نے بھی اس روایت کو نقل کیا ہے۔ (مسند ابی یعلیٰ، ج:6، ص:17)۔

[64] : عون المعبود، ج:1، ص:234

Awn Al-Ma'bud*, Vol. 1, p. 234**

65 :المزنی، اسماعیل بن یحیٰی بن اسماعیل، ابو ابراہیم المزنی، مختصر المزنی، مطبوع ملحقاً بالام للشافعی (دار المعرفہ، بیروت) ج:8، ص:96

Al-Muzani, Isma'il ibn Yahya*, Mukhtasar Al-Muzani (Dar Al-Ma'rifah, Beirut), Vol. 8, p. 96**

66 :المجموع شرح المھذب، باب الاحداث التی تنقض الوضوء، ج:2، ص:17

Al-Majmu'*, Vol. 2, p. 17**

67 :المجموع، مصدر سابق

68 :الاصبحی، مالک بن انس بن مالک بن عامر الاصبحی المدنی، المدونہ (دار الکتب العلمیہ) ج1، ص:119

Al-Mudawwanah*, Vol. 1, p. 119**

69 :المغنی لابن قدامۃ، ج:1، ص:128

Ibn Qudamah*, Vol. 1, p. 128**

70 :المبسوط للسرخسی، باب الوضوء والغسل، ج:1، ص:78

Mabsoot ,ul As-Sarakhsi*, Vol. 1, p. 78**

71 : سنن ابی داؤد، باب الوضوء من الدم، ج:1، ص:50

Sunan Abi Dawood*, Vol. 1, p. 50**

72 :امام احمد بن حنبل مسند میں دو جگہ اس روایت کو قدر تفصیل سے ذکر کرتے ہیں۔(مسند احمد، ج:23، ص:151، 51) صحیح ابن خزیمہ میں بھی تفصیل سے ذکر کیا ہے۔(باب ذکر الخبر الدال علی ان خروج الدم من غیر مخرج الحدث لا یوجب الوضوء، ج:1، ص:24) امام ابن حبان نے بھی تفصیلاً اس روایت کو ذکر کیا ہے۔(صحیح ابن حبان، باب نواقض الوضوء، ج:3، ص:375) سنن الدار قطنی میں روایت ہے۔(باب جواز الصلاۃ مع خروج الدم السائل من البدن، ج:1، ص:415) امام حاکم مستدرک میں تفصیلی روایت ذکر کرتے ہیں۔(المستدرک علی الصحیحین، ج:1، ص:258) امام بیہقی سنن کبریٰ میں تفصیلاً اور مختصراً دو مرتبہ اس روایت کو ذکر کرتے ہیں۔(السنن الکبریٰ للبیہقی، باب ترک الوضوء من خروج الدم من غیر مخرج الحدث، ج:1، ص:219)

73 : عون المعبود، باب الوضوء من الدم، ج:1، ص:229

Awn Al-Ma'bud*, Vol. 1, p. 229**

74 :الذخیرہ للقرافی، باب اول فی طہارۃ، ج:1، ص:235

Al-Qarafi*, Vol. 1, p. 235**

75 :الام، الوضوء من الغائط والبول والریح، ج:1، ص:32، المجموع، ج:2، ص:54

Al majmu,Vol.2,p.54, Al umm Ash-Shafi'i*, Vol. 1, p. 32**

76 :المغنی لابن قدامہ، ج:1، ص:136

Al Mughni Ibn Qudamah*, Vol. 1, p. 136**

77:بدائع الصنائع، ج:1، ص:25

Bada'i As-Sana'i*, Vol. 1, p. 25**